



سوال

(479) غیر موجود کی طرف سے قربانی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا غائبانہ طور پر کسی شخص کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے جبکہ دوسرے شخص کو اس کا علم بھی نہ ہو، قرآن و حدیث میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اپنے علاوہ کسی زندہ شخص کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔ [1] جس زندہ کی طرف سے قربانی کی جائے اسے بتانا یا اس کے علم میں لانا ضروری نہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم منیٰ میں خیمہ زن تھے کہ میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے۔ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندہ افراد کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے، ایک دوسری حدیث میں بھی اس کی وضاحت ہے۔ حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوالباب انصاری رضی اللہ عنہ سے قربانی کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آدمی اپنی طرف سے اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے ایک بخری ذبح کرتا تھا جسے وہ یعنی اہل خانہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔ [3]

بہر حال شریعت میں یہ مسئلہ ثابت ہے کہ اگر کوئی شخص، زندہ افراد یعنی گھر والے یا دوست احباب کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور جس کی طرف سے قربانی کی جاتی ہے اسے علم ہونا ضروری نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] صحیح بخاری، الاضاحی: ۵۵۵۹۔

[2] صحیح بخاری: ۵۵۳۸۔

[3] ترمذی، الاضاحی: ۱۵۰۵۔



فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 402

محدث فتویٰ